عامر حسن
شعبہ بچوں کا ادب، دعوۃ اکیڈمی
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

کہانی کی شکل میں بچوں کا اردو حدیثی ادب

During the last quarter of twentieth century, a new trend emerged in Urdu children's literature. Some writers produced stories for children, in which plot and theme is based on the traditions of Prophet Muhammad (peace and mercy be upon him). Prior to this trend, there was only collection of Hadith for the young generation. This genreof Hadith-based stories ismore effective than simple narrations, as naturally story has more lasting impact than simple narration of 'Dos' and 'Donts'. In fact, the employment of story-telling tradition in the Quran and Sunnah for didactic purposes is a norm. So far four books are being produced on Hadith- based stories pattern. This paper attempts to highlight this aspect of children literature.

کہانی ایک ایسی لطیف صنف سخن ہے جو ہر عمر کے افراد کے لیے دلچسپی کا باعث ہوتا ہے۔ کہانی ہی سے دیگر اصناف سخن مثلاً ڈراما، سفرنامہ، آپ بیتی، افسانہ اور ناول وغیرہ نے جنم لیا۔ کہانی کے مقابلے میں دیگر مذکورہ بالا اصناف سخن زیادہ شعور اور سمجھ بوجھ کے متقاضی ہوتے ہیں اس لیے یہ بڑی عمر کے افراد ہی کے لیے ہی دلچسپی کا باعث ہوتے ہیں۔لیکن کہانی ایسی تحریر ہے جو بچوں اور بڑوں میں یکساں مقبول ہے۔ کہانی کا سبب تخلیق وقت گزاری، ذہنی سکون کا حصول اور تھکن اتارنا تھا جس میں کوئی مقصد نہیں ہوتا تھا۔ قدیم زمانے سے ہی لوگ وقت گزارنے کے لیے قصہ گووں یا نووارد افراد کے گرد جمع ہوتے تھے جو انہیں قصے اور خبریں سناتے تھے اور بڑی حد تک اس قسم کے قصہ گووں کا معاش بھی اس سے وابستہ تھا۔ ان قصہ گووں کو لوگوں کو با مقصد مصروفیات سے دور رکھنے کے لیے بھی استعمال کیا گیا۔ ابتداء اسلام میں کفار مکہ نے لوگوں کو حق سے دور رکھنے کے لیے رستم و اسفندیار کے قصوں پر مبنی بے مقصد لٹریچر فارس سے درآمد کیا تا کہ لوگ اس میں مگن ہو جائیں اور کوئی با مقصد بات ان کے کانوں میں نہ پڑ سکے۔[۱] کہانی کی ابتدا اور مقصد کے حوالے سے سید نظر زیدی کہتے ہیں:

> ''کہانی دراصل ایک ایسی تحریر یا تقریر ہوتی ہے جو زندگی کے عام معمولات سے فارغ ہو کر پڑھی یا سنی جاتی ہے اور اس کا بنیادی مقصد اس دھند یا غبار کو ذہنوں سے صاف کرنا ہوتا ہے جو زندگی کا سفر طے کرتے ہوئے لازمی طور پر انسان کے حصے میں آتا ہے۔ کسی کو اس کا شعور ہو یا نہ ہو زندگی ایک با مقصد سفر ہے۔ یہ سفر طے کرتے ہوئے ہر انسان اپنی اہلیتوں کے مطابق ایک منصوبہ اور نظم وضبط کے ساتھ قدم اٹھاتا ہے اور کسی حد تک غیر شعوری انداز کی یہ گام زنی اس کے قویٰ کو تھکا دیتی ہے، چنانچہ اسی ذہنی اور اعصابی تکان کو دور کرنے کے لیے گڈریوں، کسانوں اور

شکاریوں نے آغاز حیات ہی میں کہانی کہنے سننے کا ڈول ڈالا اور یہ سلسلہ اس طرح آگے بڑھتا چلا گیا اور اسے ایک ممتاز اور مقبول فن لطیف کا درجہ حاصل ہو گیا۔ بلکہ اس سے بھی آگے نسل انسانی کے بہی خواہوں نے اسے اصلاح احوال کے لیے چنا اور اس کی دلچسپی اور چٹ پٹے پن میں افادیت کا عنصر شامل کیا۔ یہ وہ مرحلہ ہے جب کہانی، حکایت کا رنگ اختیار کرتی ہے۔ ایک فطری اور ناگزیر عمل کے نتیجے میں جب انسانی معاشرے میں اچھے برے نئے مسائل پیدا ہوئے تو ان سے نمٹنے کے لیے نئی نئی تدابیر اختیار کی گئیں اور انہیں میں سے ایک نہایت عمدہ تدبیر یہ اپنائی گئی کہ محض تفریح طبع کے لیے اختیار کی جانے والی داستان سرائی کو بہت خوبصورتی کے ساتھ ایسی نصیحت گوئی میں ڈھال دیا گیا ہے جس میں پیش آمدہ الجھے مسائل زیر بحث آتے ہیں اور یہ نتیجہ اخذ کرنے میں مدد ملتی ہے کہ کون سی بات خوب ہے اور کون سی ناخوب۔'' ۲

دنیا کے ہر ادب میں کہانی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے ۔ بچوں میں تو صرف کہانیاں ہی مقبول ہوتی ہیں کیوں کہ وہ سیدھے سادھے انداز میں اپنے اردگرد نظر آنے والی چیزوں کے بارے میں سننا اور جاننا چاہتے ہیں۔اردو زبان میں بچوں کے لیے احادیث کے کئی مجموعے مرتب کیے گئے ہیں۔بعض مجموعوں میں عام فہم اور سادہ زبان میں احادیث کی تشریح بھی بیان کی گئی ہے لیکن کیوں کہ یہ براہ راست نصیحت کی باتیں ہوتی ہیں اس لیے یہ مجموعے بچوں میں مقبول نہیں ہو سکے ۔ یہی باتیں جب کہانی کے تحت لکھی گئی ہوں اور اس میں بالواسطہ پند ونصیحت کی گئی ہو تو یہ چیز غیر شعوری طور پر بچوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔براہ راست پندونصیحت بچے ہی کیا بڑوں کو بھی بعض اوقات ناگوار گزرتی ہے ۔لیکن جب انسانی دلچسپی کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ عموماً کارگر ہوتی ہے ۔ اس طرح بات سمجھانا اور ذہن نشین کروانا آسان ہوجاتا ہے ۔ اس ضمن میں میرزا ادیب رقم طراز ہیں:

''میں سمجھتا ہوں کہانی لکھنا غالباً دنیا کا سب سے سہل کام ہے چند واقعات کو ترتیب دے دیا جائے تو کہانی بن جاتی ہے اور بچہ ایسی کہانی کو شوق سے سن بھی سکتا ہے ۔ پڑھ بھی سکتا ہے۔مگر کہانی ایک نہایت مشکل کام بھی ہے اور وہ اس بنا پر کہ مصنف کا یہ بھی فرض ہونا چاہیے کہ وہ دیکھے کہ اس کی کہانی بچے پر کیا اثر ڈالتی ہے۔ جب وہ اس طرف توجہ کرے گا تو لازماً وہ ایک نصب العین متعین کر کے کہانی لکھے گا۔ اور جب یہ نصب العین متعین ہوجائے گا تو وہ کوشش کرے گا کہ وہ سارے تقاضے پورے کرے جو اس نصب العین میں ممدومعاون ہو سکتے ہیں''۔ ۳

انسانی فطرت اور کہانی کی اثر آفرینی کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے بھی اس کو تفہیم اور نصیحت کا ذریعہ بنایا ہے ۔قرآن کریم میں سابقہ اقوام اور انبیاء کرام کے قصے بیان کیے گئے ہیں جن کا مقصد بنی نوع انسان کو نصیحت اور عبرت دلانا ہے۔ قرآن کریم میں بیان کردہ قصوں میں سے اللہ تعالیٰ نے سورۃ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کی سرگزشت کو بہترین قصہ قرار دیا ہے۔ ۴

نیز یہ بھی فرمایا:

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ط مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

"ان کے قصے میں عقل مندوں کے لیے عبرت ہے۔ یہ (قرآن) ایسی بات نہیں ہے جو (اپنے دل سے) بنائی گئی ہو

بلکہ جو (کتابیں) اس سے پہلے (نازل ہوئی) ہیں ان کی تصدیق (کرنے والا) ہے اور ہر چیز کی تفصیل (کرنے والا) اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی ہے"۔ [۵]

اور اسی سورۃ کے آغاز میں فرمایا:

لَقَدْ كَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖۤ اٰیٰتٌ لِّلسَّآىٕلِیْنَ

"یوسفؑ اور ان کے بھائیوں (کے قصے) میں پوچھنے والوں کے لیے (بہت سی) نشانیاں ہیں"۔ [۶]

قرآن کتاب ہدایت ہے۔ اللہ تعالی نے لوگوں کو بات سمجھانے کے لیے مختلف انداز اختیار کیے ہیں ۔بعض اوقات صرف کسی واقعے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے تا کہ لوگ اس واقعے کے نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے عبرت حاصل کریں اور اس جیسا کام نہ کریں ۔قرآن مجید میں ایک قصے کی طرف اشارہ کیا ہے اور وہ کچھ اس طرح ہے کہ" اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں مکہ کے قریب قبیلہ بنی تمیم کی ریطہ نامی عورت رہتی تھی ۔ اس عورت کے پاس روزانہ کچھ لڑکیاں جمع ہوتی تھیں اور وہ ان کے ساتھ مل کر سوت کا تا کرتی تھی اور اسی دن شام کو اپنا ہی کا تا ہوا سوت ٹکرے ٹکڑے کر دیتی تھی اور اگلے دن پھر یہی عمل کیا جاتا تھا"۔اس عورت کی اپنی حماقت سے ساری محنت کو ضائع کرنے کے اس عمل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی نے اسے پختہ وعدہ کر کے توڑ دینے سے تشبیہ دی ہے۔ [۷]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معلم انسانیت تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر لوگوں کو پیغام ربانی سے روشناس کروانے کی شدید تڑپ تھی اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انسانیت کو ہدایت کا راستہ بتانے کے لیے مختلف طریقے استعمال کیے ہیں۔آپ نے تمثیلات، اشارہ کرنا، بات کو دھرانے کے ساتھ ساتھ سابقہ اقوام کے قصے بھی بیان کیے ہیں تا کہ لوگ بات سمجھ سکیں اور نصیحت حاصل کریں۔ [۸]

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اہل خانہ کے ساتھ حسن معاشرت کے پس منظر میں گیارہ عورتوں کی ایک دلچسپ کہانی سنائی اور گیارہویں عورت جس کا نام ام زرع تھا کے شوہر ابوزرع کی مثال دیتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں تمہارے لیے اس طرح ہوں جیسے ابو زرع ،ام زرع کے لیے تھا سوائے اس کے کہ ابوزرع نے ام زرع کو طلاق دے دی تھی لیکن میں آپ کو طلاق نہیں دوں گا۔ [۹]

کہانی میں انسان کی دلچسپی فطری امر ہے ۔جیسے جیسے انسان نے تمدن کی زندگی میں قدم رکھا۔اس نے دلچسپی کے اس امر کا رُخ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کی طرف موڑ دیا۔ زندہ قومیں اپنی بقا اور مقاصد کے حصول کے لیے ادب کو اور خاص طور پر بچوں کے ادب کو اپنے دینی و ملی تقاضوں سے ہم آہنگ کرتی ہیں تا کہ ان کی نسل کو اسی قالب میں ڈھالا جاسکے جوان کے دینی اور قومی نظریات ہیں۔وطن عزیز میں بعض افراد نے انفرادی حیثیت میں اور چند اداروں نے اجتماعی سطح پر بچوں کے ادب کو نظریہ اسلام و پاکستان سے آراستہ اور نسل نو کو بامقصد لٹریچر فراہم کرنے کے اہم ملی و دینی فریضے کی طرف توجہ کی ۔ابتداء میں اخلاقی ،سبق آموز کہانیاں اور مشاہیر اسلام کے قصوں کے ذریعے نسل نو کو تربیتی لوازمہ فراہم کیا گیا۔۱۹۷۷ء میں تحریک نظام مصطفی کے بعد جہاں پاکستان کے مختلف شعبوں پر اس کے اثرات مرتب ہوئے ، وہاں ادب بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔اس دور میں رسائل

وجرائد دینی موضوعات کا اہتمام کرنے لگے تھے ۔ خاص طور پر رسائل خواہ وہ بچوں کے لیے ہوں یا بڑوں کے لیے ان کا آغاز قرآنی آیات اور احادیث نبویہ سے کیا جانے لگا۔مختلف اشاعتی اداروں نے قصص الانبیاء، نبیوں کے حالات ،قصص القرآن اور قرآنی قصے کے ناموں سے بچوں کے لیے قرآن میں مذکور واقعات پر مبنی کتب شائع کیں۔اسی طرح آسان اور سلیس زبان میں تشریح کے ساتھ احادیث کے مجموعے شائع کئے گئے۔لیکن ان کتب میں قرآنی قصوں کے مقابلے میں دلچسپی کا وہ عنصر نہیں تھا جو کہانی کا خاصہ ہو تاہے۔ اس لیے احادیث بچوں کے لیے دلچسپ انداز میں پیش کرنے کے لیے مختلف کوششیں کی گئیں ۔انہی کوششوں کا ایک پہلو حدیثی ادب کی صورت میں سامنے آیا ہے۔

احادیث کو کہانیوں کا مرکزی خیال بنانا یا احادیث مبارکہ پر کہانیاں تخلیق کرنے کا رجحان نیا ہے۔نیا اس تناظر میں کہ احادیث مبارکہ میں بیان کردہ قصوں اور واقعات پر مبنی کتب تو لکھی گئی ہیں لیکن احادیث پر مبنی کہانیاں تخلیق کرنے کی مثال گزشتہ صدی کے ربع آخر سے پہلے سامنے نہیں آئی۔اس سے قبل بچوں کے ادب میں مہماتی، جاسوسی، طلسماتی، ملک ملک کی کہانیاں، تخیلاتی وسائنسی کہانیاں اور داستانی ادب یعنی علی بابا چالیس چور، الہ دین کا چراغ، رستم اور سہراب کی کہانیاں اور اسلامی تاریخی وقرآنی کہانیوں کا تذکرہ ملتا تھا۔ماضی قریب میں بچوں کے ادب پر ہونے والے جائزوں میں مذکورہ اقسام کی کہانیوں کا تذکرہ تو ملتا ہے لیکن حدیثی ادب کا تذکرہ نہیں ملتا۔[۱۰]

اسی لیے میرزا ادیب یہ کہنے پر مجبور ہو گئے تھے کہ:

''آج کل جو جاسوسی، مہماتی، تخیلی کہانیاں بے تحاشا لکھی جارہی ہیں ان سے بچوں کے ادب میں یقیناً اضافہ ہو رہا ہے مگر یہ کہانیاں اپنے پڑھنے والوں کی ذہنی نشوونما پر نہایت مضر اثرات ڈال رہی ہیں۔ یہ کہانیاں فنی لحاظ سے بھی بہت کمزور ہوتی ہیں۔ بچوں کے ذہنوں میں شروع سے ہی یہ احساس پیدا ہو جاتا کہ کہانی لکھنے والے نے گپ ہانکی ہے۔ اس احساس کے ساتھ جب بچہ کہانی پڑھے گا تو اس کی ذہنی کیفیت کیا ہوگی۔کہانی سے کیا اثر قبول کرے گا۔''[۱۱]

لیکن دوسری جانب اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ بچے تجسس و دلچسپی سے بھرپور کتب شوق سے پڑھتے ہیں ۔اسی وجہ سے اس قبیل کی کہانیاں لکھی بھی جارہی ہیں اور خوب چل بھی رہی ہیں ۔اب مسئلہ یہ ہے کہ بچوں کو ان کی پسند پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ اوٹ پٹانگ بے مقصد کہانیاں پڑھتے رہیں یا ان کو کچھ تربیتی لوازمہ بھی فراہم کیا جائے۔

اس جانب اشارہ کرتے ہوئے ڈاکٹر اسد اریب کہتے ہیں:

''سیانے نیانے کہتے ہیں:بچوں کو نصیحت والی کتابیں پڑھنی چاہئیں ۔لیکن بچے خود یہ کہتے ہیں : ہمیں حیرت ناک اور دلچسپ کہانیاں لا کردو۔ پڑھنے والوں اور پڑھانے والوں کے درمیان یہ عجیب مخمصہ ہے ۔کس کی مانیں اور کس کی نہ مانیں۔نصیحت بھی ضروری ہے اور نفسیات اطفال کے مطابق تحیر اور تجسس بھی ،لیکن اس شرط کے ساتھ کہ کہانی بہرطور برقرار رہے ، کہانی کا لطف جاتا رہا تو کتاب سے دلچسپی نکل بھاگے گی ۔ پھر نہ نصیحت ہاتھ آئے گی اور نہ کہانی۔نصیحت کا عمدہ اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ نصیحت کی باتوں کو حکایت کے چٹکلوں میں بیان کیا جائے جیسا کہ حضرت سعدی شیرازی نے کیا۔ بچہ خواہ مشرق کا ہو، خواہ مغرب کا، حکایتیں رغبت کے ساتھ سنتا اور شوق سے پڑھتا

ہے۔اور جو کہانیاں از خودرغبت سے پڑھی جائیں ، وہ ان قصوں کہانیوں سے کہیں زیادہ موثر، مفید اور دیر پا ہوتی ہیں،جنہیں محض پڑھوانے کی خاطر بچوں کو پڑھوایا جاتا ہے ۔'' [۱۲]

حدیثی ادب نے بہت حد تک اس مخمصے کو دور کردیا ہے۔ جب اہل قلم میں یہ شعور بیدار ہوا کہ بچوں کے لیے بامقصد ادب کا لوازمہ فراہم کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اب تک گنتی کی چند ہی کتب ایسی سامنے آئی ہیں جن میں احادیث کو کہانی کی صورت میں ڈھالا ہے۔ان میں سے بعض کتب کی کہانیاں ابتدأبچوں کے رسائل میں قسط وار شائع ہوئیں پھر ان کو کتابی شکل میں شائع کیا گیا ۔ اس رجحان سے قبل قرآنی آیات کوموضوع بنا کر کہانیاں تخلیق کرنے کا رجحان بھی سامنے آچکا ہے اور اس ضمن میں کئی کتب شائع ہو چکی ہیں۔[۱۳]

اس کے علاوہ علامہ اقبال کے اشعار پر مبنی بچوں کے لیے اخلاقی اورسبق آموز کہانیوں کی کتب بھی سامنے آچکی ہیں ۔[۱۴]

پاکستان میں اردو زبان میں کہانی کی شکل میں احادیث پر مشتمل بچوں کے لیے جو کتب شائع ہوئی ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ انمول

۲۔ ایک حدیث ایک کہانی

۳۔ پیارے رسول کی پیاری باتیں

۴۔ اجنبی خیر خواہ (حدیث کہانی سیریز)[۱۵]

۱۔ انمول[۱۶]

یہ عبدالرشید عاصم کی تصنیف ہے ۔عبدالرشید عاصم نے ابتداء بچوں کے رسائل میں لکھنے سے کی۔بعد ازاں ان کی تحریریں کتابی شکل میں شائع ہوئیں۔ موصوف کچھ عرصہ شعبہ بچوں کا ادب ، دعوۃ اکیڈمی سے بھی وابستہ رہے ہیں۔اس دوران انہوں نے حدیث کہانیاں لکھنے کا سلسلہ شروع کیاجو''انمول'' کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوا۔''انمول'' کے علاوہ بچوں ہی کے لیے دو کتابیں''شہباز'' اور''سکارف'' لکھ چکے ہیں۔''شہباز''ایک فلسطینی مجاہد کی کارگزاریوں پر مبنی ناول ہے جب کہ''سکارف'' بچیوں کے لیے کہانیوں کی مختصر کتاب ہے۔ [۱۷]

عبدالرشید عاصم کے پیش نظر اس کتاب سے بچوں کو با مقصد ادب فراہم کرنا تھا۔اس حوالے سے وہ لکھتے ہیں:

''کہانی سننا نہ صرف بچوں کی فطرت میں شامل ہے بلکہ بڑے بھی کہانیوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے یہی وجہ ہے کہ قرآن میں کہانی کا انداز بھی موجود ہے۔ کہانی نہ صرف بچوں کو تصوراتی دنیا کی سیر کرواتی ہے انہیں تفریح فراہم کرتی ہے بلکہ کہانیوں سے بچے بہت سی باتیں سیکھتے بھی ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بچوں میں کہانیاں سننے سے زیادہ کہانیاں پڑھنے کا شوق پیدا ہونے لگا۔ یہ ایک اچھی تبدیلی تھی کہ بچے خود اپنی مرضی اور پسند سے جب چاہیں کہانی پڑھ لیتے ہیں لیکن بدقسمتی سے کچھ لوگ بچوں کی اس معصوم اور فطری خواہش کو پیسے کمانے کا ذریعہ بنا لیا

اور ایسی کہانیاں چھپنے لگیں جو فروخت تو بہت زیادہ ہوتی ہیں مگر انہیں پڑھ کر بچوں کو کچھ حاصل نہیں ہوتا بلکہ الٹا ان کا وقت اور پیسے برباد ہوتے ہیں۔افسوس کا مقام ہے کہ آج بھی کچھ ادارے ایسی ہی بے مقصد کہانیاں شائع کر رہے ہیں۔ میرا اس کتاب کو لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ پڑھنے والے جب یہ کہانیاں پڑھیں تو نہ صرف ان کی دلچسپی اور تفریح کا سامان فراہم ہو سکے بلکہ ان کہانیوں کو پڑھ کر انہیں کچھ حاصل ہو سکے انہیں کچھ اچھی باتوں کا علم ہو سکے، ایسی باتیں جو سبق آموز ہوں قیمتی ہوں اور انمول ہوں''۔ [18]

کتاب ''انمول'' میں مندرجہ ذیل احادیث پر کہانیاں تخلیق کی گئی ہیں۔

۱۔ ''کوئی باپ اپنی اولاد کو اس سے بہتر عطیہ ترکے یا ورثے میں نہیں دے سکتا سوائے اچھی تعلیم وتربیت کے''۔(کہانی: انمول) ص ۴۷

۲۔ ''جب اللہ کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے''۔(کہانی: ارادہ) ص ۶۷

۳۔ ''خدا کو یہ نیکی سب سے زیادہ پسند ہے کہ خدا ہی کے لیے محبت اور خدا ہی کے لیے مخالفت ہو''۔(کہانی: دوستی) ص ۹۰

۴۔ ''برے ساتھیوں کے ہم نشینی سے اکیلے رہنا بہتر ہے اور اچھے ساتھی کے ساتھ بیٹھنا تنہائی سے بہتر ہے اور دوسروں کو اچھی باتیں سنانا خاموش رہنے سے بہتر ہے''۔(کہانی: بہتر ہے) ص ۹۵

۵۔ ''حسد کی آگ سے بچو! حسد آدمی کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتا ہے''۔(کہانی: ہر دل عزیز) ص ۱۲

۶۔ ''تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو پھر دل میں اسے برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے''۔(کہانی: طاقت ہے تو۔۔۔) ص ۲۵

۷۔ ''بدترین چوری نماز کی چوری ہے'' لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کوئی نماز کی چوری کیسے کر سکتا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رکوع اور سجود ادھورے کر کے''۔(کہانی: پستے والی سویاں) ص ۳۵

۸۔ ''سلام کو خوب پھیلاؤ تم سلامتی کے ساتھ جنت میں پہنچ جاؤ گے''۔(کہانی: نظم وضبط) ص ۴۱

۹۔ ''جنت کو ایسی چیزوں نے گھیر رکھا ہے جنہیں انسان کا نفس پسند کرتا ہے اور جہنم کو ایسی چیزوں نے جو نفس کو مرغوب (پسند) ہیں''۔(کہانی: پسند کے تقاضے) ص ۵۵

۱۰۔ ''بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے یا دوسروں کو اس کی تعلیم دے''۔(کہانی: چھوٹے لوگ) ص ۶۲

۱۱۔ ''دعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے'' (کہانی: ارادہ) ص ۲۵

۱۲۔ مسلمان وہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہیں'' (کہانی: کام چور) ص ۷۳

۱۳۔ ''چغل خور جنت میں نہ داخل ہو سکے گا''۔(کہانی: چغل خور) ص ۸۱

۱۴۔ ''نماز جنت کی کنجی ہے''۔(کہانی: چابی میکر) ص ۱۰۳

۱۵۔ ''طہارت وپاکیزگی ایمان کا حصہ ہے''۔(کہانی: حسن پاکیزگی) ص ۱۱۰

مندرجہ بالا احادیث ایمانیات،عبادات اور اخلاقیات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔بعض احادیث کو پڑھ کر قاری کے ذہن میں فورا اس کا مفہوم واضح ہوجاتا ہے۔ جب کہ بعض احادیث تشریح طلب ہوتی ہیں یا ایک سے زائد معانی لیے ہوئے ہوتی ہیں۔جیسے حدیث :''تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ ہوتو زبان سے روکے اور اگر اس کی طاقت نہ ہوتو پھر دل میں اسے برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے''[۱۹]۔اس حدیث میں مصنف نے صرف ایک پہلو کو اجاگر کیا ہے۔

۲۔ ایک حدیث ایک کہانی [۲۰]

یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے ہر جلد میں بیس بیس کہانیاں ہیں جن میں احادیث کو مرکزی خیال بنایا گیا ہے۔اس کو مشتاق بک کارنر نے اردو بازار لاہور سے شائع کیا ہے۔ اس کے مصنف نذیر انبالوی ہیں۔ اصل نام نذیر حسین ہے ۔قلمی نام نذیر انبالوی استعمال کرتے ہیں۔ [۲۱] نذیر انبالوی نے کہانیاں لکھنے کا آغاز جنوں بھوتوں کی بے مقصد کہانیوں سے کیا تھا۔موصوف کو حدیثی کہانیاں لکھنے والوں میں اولین ادیب کہا جاسکتا ہے ۔ آپ نے ۱۹۸۵ء میں نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین سمیت مشہور ومعروف شخصیات کے اقوال پر مبنی بچوں کے لیے دلچسپ اور سبق آموز کہانیاں لکھنے کا آغاز کیا۔ یہ کہانیاں کتابی شکل میں ''اقوال کہانیاں'' کے نام سے ستمبر ۱۹۸۶ء میں پہلی مرتبہ الاسد پبلی کیشنز لاہور سے شائع ہوئیں اور اب تک اس کے ۲۵ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اسی طرح آپ کی بچوں کے لیے ''ایک قول ایک کہانی'' کے نام سے نبی کریم ﷺ اور مشاہیر اسلام کے فرامین پر مبنی کتاب بھی چھپ چکی ہے۔بچوں کی ۳۰ کے قریب کتب کے مصنف ہیں۔ نذیر انبالوی گزشتہ ۱۷ سال سے گیریزن اکیڈمی فار کیمبرج اسٹڈیز لاہور میں تدریس سے وابستہ ہیں اور آج کل صدر شعبہ اردو ہیں جب کہ تقریبا تین سال تک بچوں کے معروف جریدے ''ماہنامہ تعلیم وتربیت'' کے مدیر بھی رہ چکے ہیں ۔۱۹۹۴ء اور ۱۹۹۵ء میں انہیں شعبہ بچوں کا دب ،دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے تحت منعقدہ بالترتیب تیسرے اور چوتھے سالانہ تربیتی کیمپ برائے نوجوان اہل قلم میں شرکت کا موقع ملا۔[۲۲]

ایک کہانی نویس کو کہانی کے پلاٹ کی تلاش رہتی ہے ۔جس کے گرد وہ کہانی کا تانا بانا بنتا ہے اور یہی چیز نذیر انبالوی کو احادیث نبویہ میں نظر آئی اس حوالے سے وہ لکھتے ہیں:

> ''دوسال پہلے کی بات ہے میں نماز پڑھنے محلے کی مسجد میں گیا تو نماز ادا کرنے کے بعد برآمدے میں دیوار پر فوٹو کاپی کیا ہوا ایک کاغذ چسپاں دیکھا جس پر ''چہل حدیث'' لکھا تھا۔ میں نے احادیث پڑھیں تو وہ سبھی روز مرہ زندگی کے چھوٹے چھوٹے مسائل کے بارے میں تھیں۔ میں نے سوچا کہ ان احادیث مبارکہ پر تو کہانیاں لکھی جاسکتی ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد یہ حدیث مبارکہ ''میری امت میں جس شخص نے بھی چالیس حدیثیں حفظ کیں، میں قیامت کے دن اس شخص کی سفارش کروں گا'' [۲۳] پڑھی تو احادیث مبارکہ پر کہانیاں لکھنے کا ارادہ عملی صورت اختیار کر گیا۔ میں نے مئی ۲۰۰۲ء سے حدیثوں پر کہانیاں لکھنے کا آغاز کیا تھا۔ یہ ساری کہانیاں بچوں کے معروف رسائل میں تسلسل سے شائع ہوتی رہی ہیں۔احادیث مبارکہ کو بنیاد بنا کر کہانیاں لکھتے ہوئے میں نے کوشش کی ہے کہ کہیں بھی کوئی کہانی تقریر کا روپ نہ دھارے اور پڑھنے والوں کو بوجھل پن کا احساس نہ ہو۔ کہانیوں میں فنی تقاضوں کا خیال رکھا گیا ہے۔ میرا لکھنے والوں کے جس گروہ سے تعلق ہے وہ ادب برائے مقصدیت کے قائل ہے لہذا ان کہانیوں میں

آپ کو مقصدیت تو دکھائی دے گی مگر ادبی چاشنی کے ساتھ‘‘۔[۲۴]

نذیر انبالوی کا انداز بہت دلچسپ ہے ، ایک دفعہ کہانی شروع کرلی جائے تو اس کی دلچسپی آخر تک قائم رہتی ہے۔ اور اسی دوران وہ کہانی کے اختتام کی طرف بڑھتے ہوئے کہانی کے مرکزی نکتے کی طرف آتے ہیں اور حدیث بیان کردیتے ہیں۔اسی لیے اس کتاب کے پہلے حصے کی اشاعت کے بعد اس طرز کی کہانیوں کو خوب سراہا گیا اور کتاب کو پسندیدگی کی سند ملی اس حوالے سے نذیر انبالوی کتاب کی دوسری جلد کے پیش لفظ ’’جنت سے جنت تک‘‘ میں لکھتے ہیں:

> ’’کتاب ایک حدیث ایک کہانی حصہ اول ڈیڑھ سال قبل چھپی تھی جس کو قارئین کی پسندیدگی کی سند ملی ہے۔ کچھ لوگ جب کتاب کے سرورق پر عنوان دیکھتے ہیں تو فوراً کہہ اُٹھتے ہیں کہ اس میں حدیثوں کی تشریح کی گئی ہو گی۔ کچھ یہ کہتے ہیں کہ حدیث اور کہانی کا کیا تعلق؟ اس بارے میں عرض ہے کہ حدیثوں کے بنیادی سبق نہایت دلچسپ پر اثر اور بچوں کے ذہنی سطح کے مطابق کہانیوں کے قالب میں ڈھالا گیا ہے۔کہانیوں میں کسی بھی جگہ احادیث کو اس طرح بیان کردیا گیا ہے کہ پڑھتے ہوئے قطعی یہ محسوس نہیں ہوتا کہ یہ کہانیاں محض ان احادیث کے لیے لکھی گئی ہیں ۔ میں نے کوشش کی ہے کہ آسان پیرائے میں اپنی بات بچوں تک پہنچاؤں ۔ان کہانیوں کے ذریعے بچوں کو چالیس احادیث یاد کرنے میں آسانی ہوگی‘‘۔[۲۵]

جناب نذیر انبالوی نے کتاب ’’ایک حدیث ایک کہانی‘‘ میں جن چالیس احادیث کو کہانیوں بنیادی خیال بنایا ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ ’’مسلمانوں کے گھر میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم موجود ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جارہا ہو اور بدترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم موجود ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جارہا ہو‘‘۔ (کہانی: گلشن منزل) ص ۲۰

۲۔ ’’نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم کیا اس نے گویا دین کو قائم کیا اور جس نے اسے ڈھا لیا اس نے گویا دین کو ڈھا دیا‘‘۔ (کہانی: روشن راستے) ص ۳۰

۳۔ ’’اس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر کی بات سکھائے اور اپنے آپ کو بھلادے (خود عمل نہ کرے) اس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کے لیے روشن کرتا ہے (لیکن خود کو جلا دیتا ہے)‘‘۔ (کہانی: گم شدہ کہانیاں) ص ۴۰

۴۔ ’’اللہ کی رضا مندی والد کی رضا میں اور اللہ کی ناراضگی میں والد کی ناراضگی ہے‘‘۔ (کہانی: بابا کنڈی کھولو) ص ۵۰

۵۔ ’’پہلوان وہ نہیں جو (حریف کو میدان میں) پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے‘‘۔ (کہانی: پہلوان نمبر ایک) ص ۶۰

۶۔ ’’ایک مرتبہ ایک شخص نے کسی گری ہوئی چیز کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اس تھیلی کو سنبھال کر اپنے پاس رکھو اور سال بھر تک لوگوں سے دریافت کرتے رہو اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ تیرا اختیار ہے‘‘۔ (کہانی: شکریہ) ص ۶۵

۷۔ ’’جب تمھیں اچھے کام سے مسرت ہو برے کام سے رنج ہونے لگے تو سمجھو کہ تم مومن ہو‘‘۔ (کہانی: تمھیں مبارک ہو) ص ۷۸

۸۔ ''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے''۔(کہانی: ملکہ عالیہ) ص۸۷

۹۔ ''جب کوئی کھانا کھائے تو سیدھے ہاتھ سے کھائے اور پانی پیئے تو سیدھے ہاتھ سے پیئے''۔(کہانی: غلطی کی تلاش) ص۹۵

۱۰۔ ''آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے''۔صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے سکتا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں وہ اس طرح کہ آدمی کسی کے باپ کو گالی دے پھر وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دے اور کوئی اس کی ماں کو گالی دے پھر جواب میں اس کی ماں کو گالی دے۔ یہ اسی طرح ہے کہ اس نے ایک دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے کر گویا خود ہی اپنے ماں باپ کو گالی دی''۔(کہانی ایک خط کی) ص۱۰۴

۱۱۔ ''جو مسلمان کسی مسلمان کو صبح کو عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں اور اسے جنت میں ایک باغ مل جاتا ہے''۔(کہانی: ٹرن۔۔۔ٹرن۔۔۔ٹرن) ص۱۱۳

۱۲۔ ''اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ جس نے دن میں کوئی گناہ کیا ہے وہ رات میں اللہ کی طرف پلٹ آئے اور دن میں وہ اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات میں اگر کسی نے کوئی گناہ کیا ہے تو وہ دن میں اپنے رب کی طرف پلٹے اور وہ گناہوں کی معافی مانگے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو''۔(کہانی: منزل کب ملے گی؟) ص۱۲۴

۱۳۔ ''وہ شخص بے دین ہے جس میں دیانت داری نہیں''۔(کہانی: لمحے بھر کا اندھیرا) ص۱۳۳

۱۴۔ ''صفائی نصف ایمان ہے''۔(کہانی: زوزو کی موت) ص۱۴۳

۱۵۔ ''ملاوٹ کرنے والا ہم میں سے نہیں''۔(کہانی: پپو دودھ والا) ص۱۵۰

۱۶۔ ''جس کی خواہش ہو کہ اس کے رزق میں اضافہ کر دیا جائے اور اس کی عمر بڑھادی جائے تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے''۔(کہانی: گُر کی بات) ص۱۶۰

۱۷۔ ''اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار مت کرو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ مصیبت تمہارے بھائی سے ٹال دے اور اس میں خود تمہیں مبتلا کردے''۔(کہانی: ایک تھا چنوں) ص۱۶۸؛(کہانی: نقطے کہاں گئے) ج۲،ص۱۹۱

۱۸۔ ''اللہ کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست کا خیر خواہ ہو''۔(کہانی: انعامی تالا) ص۱۷۸

۱۹۔ ''جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے شیطان کے لیے وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے''۔(کہانی: معمہ حل ہو گیا)۔ص۱۸۷

۲۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: '' کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کس کو کہتے ہیں؟''صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اپنے (مسلمان) بھائی (کی غیر موجودگی میں) اس کے بارے میں ایسی بات کہنا جو اسے ناگوار گزرے (بس یہی غیبت ہے)''۔کسی نے عرض کیا: اگر میں اپنے بھائی کی ایسی برائی کا ذکر کروں جو واقعتہً اس میں ہو تو کیا یہ غیبت ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ برائی جو تم بیان کر رہے ہو اس میں موجود نہ ہو تو پھر تم نے اس پر بہتان باندھا''۔(کہانی: پہلوان جی) ص۱۹۸

۲۱۔ ''جو مسلمان درخت لگاتا ہے اور پھر اس میں سے جتنا حصہ کھالیا جائے وہ درخت لگانے والے کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے۔

اور جو اس میں سے چرا لیا جائے وہ بھی صدقہ ہوتا ہے اور جتنا حصہ اس میں سے پرندے کھا لیتے ہیں وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے (غرض یہ کہ) جو کوئی اس درخت میں سے کچھ (یعنی پھل وغیرہ) لے کر کم کر دیتا ہے۔ تو وہ اس (درخت لگانے والے) کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے''۔ (کہانی: حیات سے آب حیات تک) ج۲، ص۱۷

۲۲۔ ''مظلوم کی بد دعا سے بچوں کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا''۔ (کہانی: ہلتے ہونٹ) ج۲ ص۲۷

۲۳۔ ''جب آدمی اپنے پیٹ میں حرام کا لقمہ ڈالتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کی چالیس دن کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ جو بندہ حرام سے اپنا گوشت بڑھاتا ہے جہنم کی آگ اس کے انتہائی قریب ہوتی ہے۔'' (کہانی: زمین کے مہرے) ج۲، ص ۳۶

۲۴۔ ''مہد سے لحد تک علم حاصل کرو۔'' (کہانی: چھوٹے ماسٹر جی) ج۲ ص ۴۱

۲۵۔ ''اگر تم لوگوں کو عیب تلاش کرو گے تو تم ان کو بگاڑ دو گے۔'' (کہانی: آواز کی موت) ج۲، ص ۵۷

۲۶۔ ''قیامت کے روز اللہ کچھ لوگوں کو چیونٹیوں کی شکل میں اٹھائے گا۔ لوگ انہیں اپنے قدموں میں روندیں گے پوچھا جائے گا کہ چیونٹیوں کی شکل میں کون لوگ ہیں؟ انہیں بتایا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو تکبر کرتے تھے۔'' (کہانی: تنگ ٹوٹ گیا) ج۲، ص۶۴

۲۷۔ ''اے لوگوں اللہ سے ڈرتے رہنا اور روزی کی تلاش میں اچھا طریقہ اختیار کرنا، حلال روزی حاصل کرو اور حرام روزی کے قریب نہ جاؤ۔'' (کہانی: وہ ایک چاکلیٹ) ج۲، ص۷۳

۲۸۔ ''جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا معاملہ رکھے اور ان کے حقوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے تو اس کے لیے جنت ہے۔'' (کہانی: لڈو تم بھی کھاؤ) ج۲، ص۸۱

۲۹۔ ''جو شخص کسی کو نیک کام کرنے کی ترغیب دے گا اس کو اس نیکی کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔'' (کہانی: بابو کراچی والا) ج۲، ص۹۲

۳۰۔ ''جو مسلمان کسی مسلمان کو ایک بار قرض دے گا تو اس کو اتنا ثواب ملے گا گویا اس نے دو مرتبہ اتنی رقم راہ خدا میں دی۔'' (کہانی: صرف ایک یقین) ج۲ ص۱۰۰

۳۱۔ توبہ کی فضیلت (کہانی: چلو بھاگو یہاں سے) ج۲، ص۱۱۳

۳۲۔ ''جب کوئی جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بد بو سے فرشتے اس سے کوسوں دور چلے جاتے ہیں۔'' (کہانی: اور کہانی مل گئی) ج۲، ص۱۲۲

۳۳۔ ''جو شخص علم کی راہ پر چلتا ہے اس کے لیے اللہ جنت کی راہ آسان کر دیتے ہیں۔'' (کہانی: صفحہ نمبر گیارہ) ج۲ ص۱۲۹

۳۴۔ ''میری اُمت کے سارے ہی لوگ جنت میں جائیں گے سوائے ان کے جو انکار کریں، پوچھا گیا انکار کرنے والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے میری نافرمانی کی تو حقیقت میں اس نے میرا انکار کیا۔'' (کہانی: میرا نام ہے۔۔۔۔!) ج۲، ص۱۴۰

۳۵۔ ''سچائی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیوں کہ سچ بولنا نیکی تک پہنچاتا ہے اور نیکی بہشت میں لے جاتی ہے۔اور جو آدمی ہمیشہ سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے کہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک ہی لکھا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو کیوں کہ جھوٹ نافرمانی کا راستہ دکھاتا ہے۔اور نافرمانی دوزخ میں پہنچاتی ہے۔ جو آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھا جاتا ہے۔''(کہانی: سرخ دائرہ) ج ۲ ص ۱۴۸

۳۶۔ ''حسد سے بچو۔حسد آدمی کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے''۔ یا فرمایا:'' گھاس کو کھا جاتی ہے۔''(کہانی: تعاقب) ج۲،ص ۱۵۷

۳۷۔ ''بدترین چوری نماز کی چوری ہے۔لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کوئی چوری کیسے کرتا ہے؟ فرمایا رکوع اور سجدے ادھورے کرکے۔''(کہانی:چوری پکڑی گئی) ج۲،ص ۱۶۶

۳۸۔ ''قیامت کے دن بدترین حالت اس شخص کی ہوگی جس نے دوسروں کی دنیا بنانے کی خاطر اپنی آخرت برباد کر ڈالی۔''(کہانی:پھولوں والا راستہ) ج۲،ص۱۷۴

۳۹۔ ''جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ بھوکا یا پیاسا رہے۔'' (کہانی:صرف ایک دن) ج ۲ ص۱۷۹

نذیر انبالوی نے کہانیاں لکھنے کے لیے جن احادیث کا چناؤ کیا ہے وہ قابل داد ہے یہ احادیث عبادات سے لے کر اخلاقیات تک کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اور اس بھی بڑھ کر جس خوبصورتی سے ان احادیث کو کہانی کے قالب میں ڈالا ہے وہ دلچسپ ہے۔ نذیر انبالوی کا انداز کہیں کہیں غیر حقیقی ہے جس میں بے جان اشیاء کی گفتگو ہے [۲۶] لیکن اس غیر حقیقی پن کو بھی انہوں نے اس خوبصورتی سے ہماری روزمرہ زندگی سے ہم آہنگ کیا ہے کہ پڑھنے والے کو بوریت محسوس نہیں ہوتی نہ ہی مصنوعی پن کا احساس ہوتا ہے۔

ان کہانیوں میں چند ایک کہانیاں ایسی بھی ہیں جن میں احادیث کا جو مفہوم ہے وہ کہانی پڑھنے کے بعد قاری کے ذہن میں حدیث کے مفہوم سے مختلف ظاہر ہوتا ہے۔ [۲۷] بعض کہانیاں بچوں کے ذہنوں پر انمٹ نقوش ثبت کرجاتی ہیں۔ نذیر انبالوی کی یہ کہانیاں بھی اپنی ترکیب وبناوٹ کے اعتبار سے ایسی ہیں جو بچوں کے ذہنوں پر اثر انداز ہوسکتی ہیں۔ اسی لیے اس کتاب نے قارئین سے قبولیت کی سند حاصل کی۔

۳۔ پیارے رسول ﷺ کی پیاری باتیں [۲۸]

یہ کتاب ڈاکٹر عبدالرؤف نے لکھی ہے اور دعوۃ اکیڈمی نے اسے شائع کیا ہے۔دعوۃ اکیڈمی کے قیام کا بنیادی مقصد معاشرے کے مختلف طبقات کو دینی رہنمائی فراہم کرنا ہے اسی پس منظر میں دعوۃ اکیڈمی نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے۱۹۸۷ء میں ''شعبہ بچوں کا ادب'' قائم کیا۔اس شعبہ کے تحت مختلف درجات میں بچوں کی تربیت ورہنمائی کے لیے بچوں کی کتب کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا۔ڈاکٹر عبدالروف بچوں کی نفسیات کو مدنظر رکھتے ہوئے متعدد کتب تصنیف کی ہیں ۔جن میں قرآن سے متعلق ''بچوں کے لیے قرآن'' اورسیرت پر''پیارے نبی کی پیاری کہانیاں'' اہم کتب ہیں ۔ڈاکٹر عبدالروف ماہنامہ تعلیم وتربیت میں ''بچوں کے لیے درس قرآن'' کے عنوان سے ایک مستقل سلسلہ تحریر کرتے رہے تھے۔اس کے علاوہ بچوں کی

نفسیات پر بھی کتب لکھی ہیں جن کو فیروز سنز نے شائع کیا ہے۔انہوں نے چند سال پیشتر وفات پائی ہے۔

زیرِ نظر کتاب پرائمری سطح کے بچوں کی ذہنی استعداد کے مطابق لکھی گئی ہے جس میں پندرہ کہانیاں احادیث نبوی کو بنیاد بنا کر لکھی گئی ہیں۔ ڈاکٹر عبدالروف کی لکھی ہوئی یہ کہانیاں انتہائی سادہ عام فہم اور سلیس ہیں۔ کہانیوں کا تعلق عام روزمرہ زندگی سے اور کسی بھی کہانی کی طوالت ایک صفحے سے زائد نہیں ہے۔ ان کہانیوں کے ذریعے بچوں کو عام اخلاقیات اور اسلامی آداب سے روشناس کروانے کی کوشش کی گئی ہے۔

مصنف نے اس کتاب کے لکھنے کا مقصد پیش لفظ میں بالکل سادہ الفاظ میں بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے اس طرح بیان کیا ہے:

> ''اچھا بچہ کیسے بنایا جائے؟ اچھا بچہ سننے میں بزرگوں کی اچھی اچھی باتیں بہت کام آتی ہیں۔ امی اور ابو کی باتیں بھی بہت مفید ہیں۔ استادوں کی باتیں تو بہت اچھی ہوتی ہیں۔ ایسی باتوں سے زندگی سنورتی ہے۔ کچھ باتیں ایسی ہیں جس سے بے حساب کا فائدہ پہنچتا ہے۔ یہ پیاری باتیں ہمارے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں ایسی اچھی باتیں آج تک کسی نے نہیں کہیں۔ انہیں پڑھنے میں بڑا مزا آتا ہے۔ ان پر عمل کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اس ننھی منی سی کتاب میں ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی چند پیاری پیاری باتیں لکھی ہیں۔ یہ اچھی باتیں خاص طور پر بچوں کے لیے ہیں۔آپ انہیں غور سے پڑھیں۔ ان پر عمل کریں۔ آپ کو بڑا لطف آئے گا۔ آپ کی زندگی سدھر جائے گی۔ آپ پہلے سے بہتر انسان بن جائیں گے۔ سب لوگ آپ کی تعریف کریں گے''۔ [۲۹]

مصنف نے چودہ فرمودات نبوی کو کہانیوں کا عنوان بنایا ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ ''بات سے پہلے سلام کرو''۔(کہانی: پہلے سلام کرو) ص۴

۲۔ ''مسواک منہ کی صفائی کا ذریعہ ہے''۔(کہانی: میری دانت جگمگانے لگے) ص۵

۳۔ ''جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لیے جائے تو غسل کرلے، غسل سے جسم کی ساری میل کچیل نکل جاتی ہے انسان خود کو چست چالاک محسوس کرتا ہے۔کئی بیماریوں سے بھی بچا رہتا ہے۔'' (کہانی: نماز اور نہانے کے مزے) ص۶

۴۔ ''کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھولو اور بسم اللہ پڑھ کر شروع کرو''۔(کہانی: کھانے سے پہلے) ص۷

۵۔ ''جنت ماں کے قدموں میں ہے'' (کہانی: ماں کے قدموں میں جنت) ص۸

۶۔ ''اللہ میاں کی رضا مندی باپ کی رضا مندی میں ہے'' (کہانی: باپ کی اطاعت) ص۹

۷۔ بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر ایسا ہی حق ہے جیسا باپ کا بیٹے پر''۔(کہانی: بہن بھائیوں سے اچھا سلوک) ص۱۰

۸۔ ''اللہ کے نزدیک بہترین دوست وہ ہیں جو اپنے دوست کے خیرخواہ ہیں''۔(کہانی: دوستوں کی خیرخواہی) ص۱۱

۹۔ جو شخص ہمارے بچوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے'' (کہانی: بچوں سے شفقت اور بڑوں کا ادب) ص۱۲

۱۰۔ ''مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں''۔ (کہانی: دو آمیوں میں ہاتھا پائی) ص۱۳

۱۱۔ ایک صحابی رسول نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی شخص کو مسکراتے نہیں دیکھا'' (کہانی: مسکراتے رہو) ص۱۴

۱۲۔ ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض ہے''۔ (کہانی: علم کے فائدے) ص۱۵

۱۳۔ ''دو مسلمانوں کے درمیان فساد بربادی کا باعث ہے''۔ (کہانی: لڑائی جھگڑا بری بات ہے) ص۱۶

۱۴۔ ''جھوٹ بولنا کسی حال میں بھی درست نہیں''، ''جھوٹ بولنا بڑے گناہوں میں سے ہے''۔ (کہانی: جھوٹ کا برا انجام) ص۱۷

ڈاکٹر عبدالرؤف کا انداز تحریر بہت شستہ اور سادہ ہے۔ انہوں نے بچوں کے روزمرہ کے مشغلوں، معمولات اور لڑائی جھگڑوں کو موضوع گفتگو بنا کر کہانیاں تخلیق کی ہیں اور ان میں حدیث نبوی کا اندراج کیا ہے۔ یہ ایک ایک صفحے کی کہانیاں ہیں اور بچوں کے احادیث مبارکہ ذہن نشین کروانے کے لیے نہایت کارآمد ہیں۔

۴۔ اجنبی خیرخواہ[۳۰]

یہ کتاب نوجوان قلم کار فہیم عالم کی بچوں کے حدیثی ادب پر لکھی گئی کتب میں سے ایک ہے۔ جو کہ لاہور کے ایک دینی مدرسہ سے فارغ التحصیل ہیں۔ موصوف کو بچپن ہی سے کتب بینی کا شوق تھا اور یہ شوق انہیں تقریبا تمام بڑے ادیبوں سے متعارف کروا گیا۔ کہانیاں پڑھنے کے ساتھ ساتھ کہانیاں لکھنے کی طرف مائل کرنے میں ان کے پڑوسی مولانا غلام مصطفیٰ کا بہت عمل دخل ہے۔ انہی کے شوق دلانے اور ہمت افزائی پر فہیم عالم نے کہانیاں لکھنی شروع کیں اور پھر لکھتے ہی چلے گئے۔[۳۱] فہیم عالم نے حدیثی ادب میں تین کتب ''اجنبی خیرخواہ''، ''نئے کپڑے'' اور ''کیسا بھروسہ'' کا اضافہ کیا ہے۔ جس میں سے اول الذکر پر وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان کی طرف سے سیرت ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔ اس کے علاوہ فہیم عالم نے ''سنت کہانی'' کے نام سے مستقل کرداروں پر مشتمل کہانیاں بنائی ہیں جن میں کہانی کے ذریعے بچوں کو روزمرہ کی سنتوں اور دعاؤں سے روشناس کروایا گیا ہے۔ ان کتب میں فہیم عالم کے اسلوب نگارش سے بچوں کے معروف ناول نگار اشتیاق احمد کا انداز جھلکتا ہے۔

زیر نظر کتاب ''اجنبی خیرخواہ'' میں مصنف نے ہر حدیث کا حاشیہ میں حوالہ بھی دیا ہے اور کوشش کی ہے کہ مستند احادیث ہی پر کہانیاں بنائی جائیں۔

مصنف نے اس کتاب میں مندرجہ ذیل احادیث یا موضوعات پر احادیث کو کہانی کے سانچے میں ڈھالا ہے:

۱۔ ''قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب مصوروں کو ہوگا''۔ (کہانی: اجنبی خیرخواہ) ص ۱۶

۲۔ ''ذکر کی فضیلت''۔ (کہانی: باغبانی کا شوق) ص۲۴

۳۔ ''نماز نہ پڑھنے کا عذاب''۔ (کہانی: سانپ ڈھونڈ لیا) ص۳۰

۴۔ ''انفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت''۔ (کہانی: گلو کا چندو) ص ۳۶

۵۔ ’’جو اپنے لیے پسند کرو وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرو‘‘۔ (کہانی: یہ ہوئی نا بات) ص۴۴

۶۔ ’’اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو‘‘۔ (کہانی: نسخہ) ص۵۰

۷۔ ’’صدقہ کو چھپا کر دینے کی فضیلت‘‘۔ (کہانی: نسخہ) ص۵۲

۸۔ ’’نماز فجر کی فضیلت‘‘۔ (کہانی: ان جانی الجھن) ص۶۰

۹۔ ’’ہدیہ دینا‘‘۔ (کہانی: کھانے کی ٹرے) ص ۶۵

۱۰۔ ’’جو برا سلوک کرے اس سے اچھا سلوک کرو‘‘۔ (کہانی: کہانی کی چوری) ص۸۰

۱۱۔ ’’جو جس قوم سے مشابہت اختیار کرے گا وہ اسی میں سے ہوگا‘‘۔ (کہانی: اول فول ڈے) ص۸۹

۱۲۔ ’’گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیے ہی نہیں‘‘۔ (کہانی: دوسرا سورج) ص۹۵

۱۳۔ ’’قناعت اختیار کرو‘‘۔ (کہانی: مہینے کے آخری دن) ص۱۰۴

۱۴۔ ’’برے دوست کی مثال بھٹی سلگانے کی سی ہے‘‘۔ (کہانی: ندامت کے آنسو) ص۱۰۸

۱۵۔ ’’جو تمہارے ساتھ احسان کرے اس کا بدلہ احسان سے دو‘‘۔ (کہانی: محسن) ص ۱۱۷

۱۶۔ ’’عقل مند وہ ہے جو مرنے کے بعد یعنی آخرت کے لیے عمل کرتا ہے‘‘۔ (کہانی: بھول) ص ۱۲۶

حدیثی ادب میں قلم آزمائی کرنے والے اہل قلم نے موضوعات اور کہانی کے پلاٹ کی تلاش میں احادیث پر کہانیاں تخلیق کی ہیں۔ اس لیے ان میں عبادات اور اخلاق حسنہ سے متعلق احادیث کا تناسب زیادہ ہے جب کہ چند ایک احادیث حسن معاشرت اور معاملات پر بھی ان کہانیوں میں شامل ہیں۔ یہ پہلو اس عنصر کو ظاہر کرتا ہے کہ ان اہل قلم کی نظر سے کہانی ترتیب دینے کے حوالے سے جب مناسب حدیث گزری تو انہوں نے اس پر کہانی تخلیق کر ڈالی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جھوٹ سے بچنے اور نماز ادا کرنے اور لڑائی سے گریز کرنے جیسے موضوعات پر مذکورہ چاروں اہل قلم نے کہانیاں ترتیب دی ہیں۔ لیکن باقاعدہ منطقی ترتیب کے ساتھ حدیثی کہانیوں کا مجموعہ ترتیب نہیں دیا گیا جس میں عقائد، عبادات، حسن اخلاق اور بچوں کے متعلقہ معاملات کا احاطہ کیا گیا ہو۔ بہر حال کہانی کی صورت میں حدیثی ادب اس وقت اپنی ابتدائی شکل میں ہے۔ اگر اہل قلم اس جانب باقاعدہ منصوبہ بندی سے طبع آزمائی کریں تو بے شمار موضوعات اور احادیث نبویہ پر کہانیاں ترتیب دی جاسکتی ہیں۔ اس طرح یہ کاوش بچوں میں سنت نبویہ سے آگاہی کا ذریعہ بنے گی بلکہ ان کو احادیث یاد کروانے میں بھی معاون ہوگی۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ مفسرین نے سورۃ لقمان کی آیت نمبر۶ کی تفسیر میں فراء اور کلبی کا قول نقل کیا ہے کہ اس آیت کا مصداق نضر بن حارث ہے۔ وہ تجارت کی غرض سے فارس (ایران) جاتا تھا۔ وہاں سے اس نے رستم و اسفندیار اور فارس کے بادشاہوں کے قصے حاصل کیے اور پھر مکہ میں قریش کو یہ قصے سناتا تھا اور کہتا تھا کہ محمد عاد وثمود کے واقعات بیان کرتے ہیں تو میں تمہیں رستم، اسفندیار اور کسریٰ کے قصے سناوں گا۔ اور

میری باتیں محمد کی باتوں سے بہتر ہیں۔ اس طرح وہ اس میں مگن ہوجاتے تھے اور قرآن سننا ترک کردیتے تھے۔(دیکھیے: تفسیر قرطبی)

۲۔ نظر زیدی، سید، ''کہانی کیسے لکھی جائے''، دعوۃ اکیڈمی کے زیر اہتمام تیسرے صوبائی اسلامی تربیتی کیمپ برائے نوجوان اہل قلم کے موقع پر پڑھا گیا مقالہ، ۱۳ نومبر ۱۹۹۵ء لاہور۔

۳۔ میرزا ادیب، ''بچوں کا ادب : ایک جائزہ''، لاہور: مقبول اکیڈمی ، ۱۹۸۸ء، ص ۵۶ تا ۵۷

۴۔ دیکھیے سورۃ یوسف ۱۲: ۳

۵۔ سورۃ یوسف ۱۲: ۱۱۱

۶۔ سورۃ یوسف ۱۲: ۷

۷۔ دیکھیے: سورۃ نحل آیت ۹۲

۸۔ دیکھیے: ''صحیح بخاری''، حدیث نمبر ۳۵۳۵، ۶۰۲۶ اور ۶۴۰۷؛ ''صحیح مسلم''، حدیث نمبر ۱۱۶، ۱۸۶ اور ۲۸۰؛ سنن ابی داود حدیث نمبر ۲۸۰۲۔

۹۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، ''صحیح بخاری''، کتاب النکاح، باب حسن العشرۃ مع الاہل، حدیث نمبر ۴۹۱۲؛ ''صحیح مسلم''، باب فضائل الصحابہ، حدیث ام زرع، حدیث نمبر ۴۶۰۸۔

۱۰۔ دیکھیے: اسد اریب، ڈاکٹر، ''نئے رجحانات بچوں کے ادب میں''، ملتان: کتاب نگر، ۱۹۹۴ء؛ میرزا ادیب، ''بچوں کا ادب: ایک جائزہ''، لاہور: مقبول اکیڈمی ، ۱۹۸۸ء

۱۱۔ بچوں کا ادب : ایک جائزہ، ص ۵۷

۱۲۔ نئے رجحانات بچوں کے ادب میں، ص ۲۰

۱۳۔ مثال کے طور پر دیکھیے: اعجاز احمد، ''سات کہانیاں''، اسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی ، ۱۹۹۷ء۔ اس کتاب میں سورۃ فاتحہ کی سات آیات کے مضامین کو کہانیوں کے قالب میں ڈھالا گیا ہے؛ محمد افتخار کھوکھر، ''گلدستہ قرآن''، لاہور: پیغام پبلی کیشنز۔ اس کتاب میں اٹھائیس قرآنی آیات پر کہانیاں ترتیب دی گئی ہیں۔

۱۴۔ محمد نوید مرزا، ''سراغ زندگی''، لاہور: اقبال اکادمی، ۲۰۰۶ء۔ اس کتاب میں علامہ اقبال کے اشعار کے مفاہیم پر بچوں کے لیے کہانیوں تخلیق کی گئی ہیں۔

۱۵۔ ان کتب کے علاوہ بھی ایک کتاب کے بارے میں راقم کو معلوم ہوا کہ ستر کی دہائی میں ایک خاتون ادیبہ نے بیس احادیث پر مشتمل کتاب لکھی تھی لیکن اب یہ کہیں دستیاب نہیں ہے اور نہ ہی مصنفہ کے پاس اس کا کوئی نسخہ محفوظ ہے اور ناشر کا بھی علم نہیں ہے۔

۱۶۔ عبدالرشید عاصم، ''انمول''، لاہور: ادارہ مطبوعات طلبہ، اپریل ۲۰۱۱ء

۱۷۔ محمد افتخار کھوکھر، ڈاکٹر، ''روشنی کا سفر: بچوں کے ادب کے پچیس سال''، اسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی، ۲۰۱۳ء، ص ۲۸۹

۱۸۔ انمول، ص ۶ تا ۷

۱۹۔ مسلم بن الحجاج، ''صحیح مسلم''، کتاب الایمان، حدیث نمبر ۹۹۔

۲۰۔ نذیر انبالوی، ''ایک حدیث ایک کہانی''، لاہور: مشتاق بک کارنر، اگست ۲۰۰۳ء اور ستمبر ۲۰۰۵ء

۲۱۔ عامر حسن، ''بچوں کے ادیبوں کی ڈائریکٹری''، آن لائن ایڈیشن، ص۶۰۔www.dawah.iiu.edu.pk

۲۲۔ روشنی کا سفر: بچوں کے ادب کے پچیس سال، ص۱۲۶، ۱۲۷

۲۳۔ بیہقی، ابوبکر احمد بن الحسین، ''شعب الایمان''، حدیث نمبر ۱۶۸۵

۲۴۔ ایک حدیث ایک کہانی، ج۱، ص۹

۲۵۔ ایک حدیث ایک کہانی، ج۲، ص ۷

۲۶۔ دیکھیے: کہانی: ''میرا نام ہے۔۔!'' حصہ دوم، ص۱۳۰؛ ''منزل کب ملے گی؟''، حصہ اول، ص۱۱۶؛ ''گم شدہ کہانیاں'' حصہ اول، ص۳۳۔

۲۷۔ دیکھیے: کہانی: آواز کی موت، ج۲، ص۵۷

۲۸۔ عبدالروف، ڈاکٹر، ''پیارے رسول ﷺ کی پیاری باتیں''، اسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی، ۲۰۰۳ء

۲۹۔ پیارے رسول ﷺ کی پیاری باتیں، ص۳

۳۰۔ محمد فہیم عالم، ''اجنبی خیرخواہ''، لاہور: آئی سی بی پاکستان، ۲۰۱۲ء

۳۱۔ اجنبی خیرخواہ، ص۶، ۷